بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

خطبہ نمبر ۲۴

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ ۷ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ ۲۳ وفا ۱۳۴۸ھش ۲۳ جولائی ۱۹۶۹ء نمبر ۱۶۹

اخبارِ احمدیہ

● مری سے آمدہ ۲۱ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۲ وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سارا دن بہت ضعف رہا۔ گزشتہ رات بھی دوا دینے کے باوجود نیند نہیں آئی۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

● ربوہ ۲۲ وفا۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے آج صبح ایکسپریس ٹرین کے ذریعہ لاہور روانہ ہو گئے۔ احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر اپنے ہر دو مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریکِ جدید نے دعا کرائی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدینِ کرام کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ وہ بخیر و عافیت اپنی منزلِ مقصود پر پہنچیں اور انہیں اس کے فضلِ خاص کے نتیجہ میں بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق ملے۔ آمین۔

● ربوہ ۲۲ وفا۔ یہاں کل صبح سے مطلع مسلسل ابر آلود ہے۔ کل بارہ بجے دوپہر خاصی تیز بارش ہوئی جو قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ آج صبح بھی آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نفسِ مطمئنہ کی حالت میں غیر اللہ کی محبت یکسر جل جاتی ہے

ایسے انسان میں ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی اس کی سچی خوشی اور پوری راحت ہوتا ہے

"لوّامہ کی حالت میں تو تکلیف ہوتی ہے مگر مطمئنہ کی حالت میں ایسا ہوتا ہے کہ جیسے پانی اوپر سے گرتا ہے اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے اور وہ خدا ہی کی محبت سے جیتا ہے۔ غیر اللہ کی محبت جو اس کے لئے ایک جلانے اور جہنم کے پیدا کرنے والی ہوتی ہے جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس کا منشاء ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت ایسی حالت میں اس کے لئے بطور جان ہوتی ہے جس طرح زندگی کے لئے لوازمِ زندگی ضروری ہیں اس کی زندگی کے لئے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اس کی سچی خوشی اور پوری راحت ہوتا ہے۔

نفسِ مطمئنہ کی یہ نشانی ہے کہ کسی خارجی تحریک کے بدوں ہی وہ ایسی صورت پکڑ جاتا ہے کہ خدا کے بدوں رہ نہیں سکتا۔ اور یہی انسانی ہستی کا مدعا ہے۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ فارغ انسان شکار، شطرنج، گنجفہ وغیرہ اشغال اپنے لئے پیدا کر لیتے ہیں مگر مطمئنہ جبکہ ناجائز اور عارضی اور بسا اوقات رنج اور کرب پیدا کرنے والے اشغال سے الگ ہو گیا۔ اب الگ ہو کر منقطع عالم اُسے کیوں یاد آوے۔ اس لئے خدا ہی سے محبت ہو جاتی ہے۔ یہ امر بھی دل سے محو نہیں ہونا چاہیئے کہ محبت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ذاتی محبت ہوتی ہے اور ایک محبت اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ یا یہ کہو کہ اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج اور غم کا باعث ہو جاتی ہے مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور اپنے پوشیدہ اور مخفی در مخفی اسباب سے اُسے اپنے لئے بنایا ہوا ہے پس جب انسان جھوٹی اور نمائشی ہاں عارضی اور رنج پر ختم ہونیوالی محبتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے اور طبعاً کوئی بُعد نہیں رہتا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

اُمراءِ کرام اور صدر صاحبان سے اہم درخواست

اِس سال مورخہ ۲ ظہور (اگست) سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق جماعتی انتظام کے ماتحت منعقد ہوتی ہے۔ اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت ازبس ضروری ہے۔ ان نمائندوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوتا ہے۔ محترم امراء کرام اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ بہت جلد اپنے اپنے علاقہ اور اپنی اپنی جماعتوں کے ناموں سے مطلع فرماویں۔ ان کی اس اطلاع کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوتی رہے گی۔

انفرادی طور پر شامل ہونے کے خواہشمند احباب اپنے کوائف لکھ کر نظارت سے اجازت حاصل کر لیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اسلام کا اقتصادی حقیقی نظام عبادت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے

یہ نظام چار بنیادی صفاتِ باری تعالیٰ پر قائم ہے اور دنیا کے دیگر تمام نظاموں سے ارفع اور برتر ہے

اسلام یہ نہیں کہتا کہ انسان کی کم از کم ضروریاتِ زندگی پوری ہوں بلکہ یہ کہتا ہے کہ

ہر فرد کی قوت اور استعداد کو کمال تک پہنچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ میسر ہونی چاہئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ احسان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۶ جون ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے۔ واقفِ زندگی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے پچھلے خطبہ میں بتایا تھا کہ

اسلام کا یہ دعویٰ ہے

کہ جو اقتصادی نظام وہ دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے وہی ارفع اور برتر نظام ہے اور یہ اس لئے کہ اسلام کا اقتصادی نظام عبادت کے اُن تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے جن کی طرف ہمیں اسلامی تعلیم متوجہ کرتی ہے۔

اگر ہم زیادہ تفصیل سے غور کریں اور اس مضمون پر سوچیں کہ عبادت کے سارے تقاضوں کا اسلام کے اقتصادی نظام سے کیا تعلق ہے تو ایک عظیم مضمون ہمارے سامنے آتا ہے۔

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں عبادت کے جس پہلے تقاضا کی طرف اشارہ کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ عبادت اور پرستش سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی نہیں کرنی جس کے معنے اسلامی تعلیم کی رو سے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے منزہ سمجھنا۔ دنیا کی تاریخ اور دنیا کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ کسی بُت کو خدا کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ کسی انسان کو خدا کا شریک نہیں بنانا۔ چاند اور سورج اور پیپل وغیرہ کے درختوں اور سانپوں اور پتھروں کو بھی خدا کا شریک نہیں بنانا۔ نہ ہی اپنے نفس۔ اپنی تدبیر اور اپنے مکر و فریب کو خدا تعالیٰ کا شریک بنانا ہے۔

اس کے

دوسرے معنے یہ ہیں

کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات کو خالصۃً لِلّٰہ قرار دینا یعنی ان صفات کو بجز ذاتِ باری کسی اور میں قرار نہ دینا اور بظاہر جو ربوبیت کرنے والے رب اور فیض پہنچانے والے وجود ہیں انہیں بھی حقیقی رب تصور نہیں کرنا بلکہ ایسے وجودوں کو جو حقیقتاً ایک حد تک اس اسباب کی دنیا میں دوسروں کو فیض پہنچانے والے اور ان کی ربوبیت کرنے والے ہیں ان سب کو اللہ کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ پس نہ ذاتِ باری میں، نہ صفاتِ باری میں کسی کو شریک قرار دینا اور اس دنیا کو صفاتِ باری کے جلوے ہی سمجھنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ جو صفاتِ اشیاء ہیں وہ آثارِ صفاتِ باری ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہر چیز کے اندر جو خصوصیت، جو صفت، جو اثر پایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی نہ کسی صفت کا جلوہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کا نام سُنّت اللہ یا قانونِ قدرت رکھا ہے۔

پس نہ ذاتِ باری میں، نہ صفاتِ باری میں کسی دوسرے کو شریک قرار دینا ہے یہ عبادت کا پہلا مطالبہ تھا۔ ویسے اسلام کے ہر حکم میں عبادت کے ان تمام حقیقی تقاضوں کو مدِّنظر رکھا گیا ہے۔ اسلام کا اقتصادی نظام بھی عبادت کے تمام تقاضوں کو مدِّنظر رکھ کر دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام کا اقتصادی نظام صفاتِ باری کی بنیادوں پر اس طرح قائم کیا گیا ہے کہ ان صفاتِ حسنہ کا اظہار بھی ہو اور ان میں کسی اور کے شریک ہونے کو برداشت بھی نہ کیا جائے۔ غرض خالصۃً صفاتِ باری پر اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد ہے۔ میں چند مثالیں دے کر اس مضمون کو واضح کروں گا۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے ساری صفاتِ باری اسلام کے اقتصادی نظام میں جلوہ گر ہیں لیکن پہلی بڑی صفت جو اس نظام میں ہمیں جلوہ گر نظر آتی ہے جس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ سارے نظام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ

رب العٰلمین کی صفت ہے

جس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے بحیثیت رب کے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر شئی کے اندر وہ قوتیں اور استعدادیں پیدا کیں۔ ہر ایک کی اپنی اپنی قوت اور استعداد ہے اور ہر شخص کے اندر ان قوتوں اور استعدادوں کی حد بندی کی۔ پھر یہ کہ ہر قوت اور استعداد کی نشوونما کے سامان پیدا کئے۔ ہر قوت کے لئے وہ چیز پیدا کر دی کہ جو اسے میسر آجائے تو وہ قوت اپنے کمال کو پہنچ جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چونکہ ساری دُنیا انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ دُنیا میں جو کچھ بھی ہمیں نظر آتا ہے وہ اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ ہر فرد بشر کی تمام قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کو اسکے کمال تک پہنچایا جاسکے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی قوت یا استعداد کو نشوونما تک پہنچانے کے سامان میسر نہیں تو وہ شخص مظلوم ہے اور اس کا حق مارا گیا ہے کیونکہ اللہ رب العٰلمین نے جو سامان اس کے لئے پیدا کئے تھے۔ جو اسباب اس کی قوتوں اور استعدادوں کی صحیح نشوونما اور ان کے کمال تک پہنچانے کے لئے پیدا کئے تھے وہ اسے حاصل نہیں ہوئے۔

اسلام کا اقتصادی نظام ایک ایسا نظام ہے جس میں ہر فرد بشر کو ہر وہ چیز میسر آجاتی ہے جو اس کی قوتوں اور استعدادوں کے صحیح نشوونما اور کمال تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے اور اس طرح اس کا حق مارا نہیں جاتا۔ اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ قوتوں کی غلط نشوونما کے لئے جن چیزوں کا انسانی ذہن یا اس کا معاشرہ مطالبہ کرتا ہے اسلام کے اقتصادی نظام میں وہ اسے میسر نہیں آئے گی کیونکہ وہ چیز اس کے لئے پیدا ہی نہیں کی گئی۔ وہ اس کا حق ہی نہیں بنتا۔ اس غرض کے لئے وہ قوت یا وہ چیز پیدا نہیں کی گئی ہے لیکن اس کی تفصیل میں میں بعد میں جاؤنگا۔

غرض

اسلام کا اقتصادی نظام

یہ نہیں کہتا کہ ضروریاتِ زندگی کے لئے کم سے کم جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہمیں مہیا ہونی چاہئیں۔ اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے کہ ہر فرد کی قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما اور کمال تک پہنچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسے میسر ہونی چاہیئے۔ سرمایہ دارانہ اور اشتراکیت والے نظام کے اندر اس چیز کا عام طور پر خیال نہیں رکھا گیا لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ ان قوتوں اور استعدادوں کی حفاظت کرنے اور انحطاط سے بچانے کے سامان بھی ہم نے پیدا کئے ہیں اسلئے ہر وہ چیز جو اس ارتقاء کے راستے میں روک ہے، اس نشوونما کے راستے میں روک بنتی ہے اُسے دُور کرنے کا انتظام بھی اسلام کے پیش کردہ اقتصادی نظام میں موجود ہے مثلاً بعض دفعہ بیماری روک بن جاتی ہے اگرچہ آدمی سُنّت اللہ کو نظر انداز کرتے ہوئے یا غفلت کی وجہ سے یا بعض دفعہ جان بُوجھ کر خدا کے قانون کو توڑتے ہوئے وہ خود بیمار ہوتا ہے اس کے باوجود اس غافل انسان کی صحت کی ذمہ داری اسلام کے اقتصادی نظام نے اپنے ذمہ لی ہے۔ صرف کپڑا اور روٹی اور مکان ہی نہیں بلکہ دوائیاں وغیرہ جو ہیں ان کو ہی ضرورت نہیں سمجھا گیا بلکہ ہر وہ چیز جس کی انسانی قوتوں اور استعدادوں کی حفاظت اور نشوونما اور ان کو کمال تک پہنچانے کے لئے ضرورت ہے اسلام کہتا ہے کہ وہ چیز مہیا ہونی چاہیئے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ

بعض بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں

(میں ایک ہی مثال دوں گا ورنہ یہ مضمون بڑا لمبا ہو جائے گا) اور ان کے ذہنی نشوونما میں گندی سوسائٹی اور گندا ماحول روک بن جاتا ہے۔ اسلام کا نظام (اسے آپ اقتصادی نظام یا معاشرتی نظام کہہ لیں کیونکہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں) یہ کہتا ہے کہ اسکی قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما میں بُری صحبت روک بن رہی ہے اسلئے یہ روک دُور کرو۔ اللہ تعالیٰ نے سارے معاشرے کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ ایکدوسرے کی نگرانی کرنیوالے ہوں۔

چھوٹی جماعتوں میں عام طور پر زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ ماں باپ اتنا بوجھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن بسا اوقات ایک بچے کو پُوری غذا میسر نہیں آرہی ہوتی لیکن وہ بڑے اچھے نمبر لے کر دسویں جماعت پاس کر لیتا ہے۔ اس کا دماغی رُجحان ڈاکٹر بننے کا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود بچے کی طبیعت کے اس رُجحان کے اکثر والدین اسکو آرٹس کی طرف کیوں لے جاتے ہیں۔ میرے ذاتی علم میں بعض ایسی مثالیں ہیں کہ ماں باپ نے یہ سوچا کہ بچہ کا رُجحان تو میڈیکل لائن اختیار کرنے کا ہے جس کے بعد وہ میڈیکل کالج میں داخل ہو سکتا ہے لیکن اگر سائنس کا مضمون لے تو خرچ زیادہ آئے گا اس لئے اسکو آرٹس کی طرف لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ ظلم ہے اُسے ذہنی طور پر ڈاکٹر بننے کے لئے پیدا کیا گیا تھا اسے وہ تمام سہولتیں میسر آنی چاہئیں جن کی بنا پر وہ ڈاکٹر بن سکے۔

پھر میں نے کالج میں دیکھا ہے بعض لڑکے بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ بڑے محنتی ہوتے ہیں۔ لیکن جو انہیں کھانے پینے کے لئے میسر آتا ہے اس سے وہ اپنی صحت کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اسلام کا اقتصادی نظام ہمیں یہ کہتا ہے کہ

تمہارا یہ فرض ہے

کہ تم دیکھو کہ بچے کو صرف زندہ رہنے کے لئے غذا نہ ملے بلکہ اسے اسکے اس ذہنی رُجحان کے مطابق غذا دو تا وہ صحتمند ڈاکٹر بنے جس کے لئے دوسرے مضمونوں سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اور اچھے ذہن کو اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے محنت بہرحال زیادہ کرنی پڑتی ہے اس واسطے دماغی کام جتنا بوجھ اس پر ڈال رہا ہے اُسے اسی قسم کی غذا ملنی چاہیئے۔ ایک شخص مثلاً سارا دن ہل چلاتا ہے۔ وہ اپنی طبیعت اور جسمانی کام کی وجہ سے زیادہ آٹا استعمال کر کے اپنی صحت کو برقرار رکھتا ہے۔ لیکن کالج کے ایک طالب علم کو جو کلاس کے علاوہ دس پندرہ گھنٹے کام کر رہا ہو اسکو وہی آٹا دیدیں تو وہ اپنی صحت کو برقرار نہیں رکھ سکتا بلکہ وہ شاید اور زیادہ بیمار ہو جائے کیونکہ اسے اور قسم کی غذا کی ضرورت ہے۔ پس اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے کہ ایسے طالب علم کو اس کی ضرورت کے مطابق غذا ملنی چاہیئے۔

میں ایک دفعہ اپنے کالج کے دفتر سے گھر کی طرف جا رہا تھا راستے میں

مجھے ایک طالب علم ملا

جس کے متعلق مجھے علم تھا کہ وہ بڑا محنتی اور ہوشیار طالب علم ہے۔ کوئی مہینے ڈیڑھ تک یونیورسٹی کے امتحان ہونیوالے تھے میں نے دیکھا کہ اس کا مُنہ زرد اور مُنہ پر دھبے پڑے ہوئے ہیں۔ بیمار شکل ہے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑا سخت صدمہ پہنچا کہ میں نے اسکی صحت کا خیال نہیں رکھا ویسے وہ عام کھانا تو کھا رہا تھا لیکن ایسے کھانے پر اسلام کا اقتصادی نظام نہیں ٹھہرتا۔ میں نے سوچا کہ میں نے ظلم کیا۔ کشتی رانی کرنیوالے طلباء کو تو میں سویابین کا حلوہ دیتا ہوں لیکن جو دن رات محنت کرنیوالے طلباء ہیں ان کو میں سویابین کا حلوہ نہیں دیتا۔ میں نے تو بڑی غلطی کی۔ چنانچہ اسکو تو میں نے کہا کہ مجھ سے سویابین لے جا کر استعمال کرنا (لیکن بعد میں میں نے تمام محنتی طلباء کو سویابین دینے کا انتظام کر دیا) پہلے اسے مناسب حال غذا نہیں مل رہی تھی اب جب اُسے مناسب حال غذا ملی تو پندرہ دن کے بعد میں نے دیکھا کہ اسکے چہرے کے دھبے دُور ہو گئے۔ چہرے پر سُرخی آگئی۔ آنکھوں میں زندگی اور توانائی کی علامات نظر آنے لگیں اور وہ امتحان میں بڑی اچھی طرح سے پاس ہوا۔ اچھے نمبر تو وہ ویسے بھی لے لیتا لیکن یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ساری عمر کیلئے وہ بیمار پڑ جاتا۔ کئی ایسے عوارض اُسے لاحق ہو جاتے جن سے چھٹکارا پانا اسکے لئے ناممکن ہو جاتا۔

پس اسلام کا اقتصادی نظام صرف یہ نہیں کہتا کہ ایسے طالب علم کو صرف زندہ رکھنا ہے

اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے

کہ ایسے طالب علم کی خداداد قوت اور استعداد کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے جو بھی اس کی ضرورت ہے وہ پوری کرنی ہے۔ پھر آگے جا کر اس کے لئے یہ انتظام بھی ہونا چاہیئے۔ کہ وہ میڈیکل کالج میں داخل بھی ہو سکے۔ پھر یہ انتظام بھی ہونا چاہیئے کہ بعد میں Research میں اس کا دماغ چلتا ہے تو اس کی انتہا تک پہنچ جائے۔

خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں بھی قوموں کے درمیان مقابلے اور مسابقت کی رُوح پیدا کی ہے۔ ان میں سے بعض مقابلے جائز اور اچھے ہیں۔ بعض بُرے بھی ہیں ان کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن اچھی باتوں میں ہم نے بہر حال مقابلہ کرنا ہے۔ جب تک یہ انتظام نہ کیا جائے اس وقت تک ہم ان قوموں سے جو دنیا کے ہر میدان میں اس وقت ہم سے آگے نکلی ہوئی ہیں مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ اسلام کے اقتصادی نظام پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم ان سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جن بُرائیوں میں وہ پھنسے ہوئے ہیں اسلام کا اقتصادی نظام ہمارے نوجوانوں کو ان میں نہیں پھنسائے گا۔

غرض اسلام کا اقتصادی نظام اس بنیاد پر قائم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کی قوتوں اور استعدادوں کو بھی پیدا کیا۔ ان قوتوں اور استعدادوں کے مطابق سامان بھی پیدا کئے اور پھر ان کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے سامان بھی پیدا کئے۔ اسلام کا اقتصادی نظام صفاتِ باری کے پرتو کے نیچے ہے انسان کا یہ حق تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور نے تو کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ پھر ہمیں یہ بتایا کہ چونکہ ایک طرف ہر ایک کو ایک قوت دی اور اس قوت کی صحیح نشوونما کے لئے ہر ایک قسم کے سامان دیئے تو دوسری طرف مختلف انسانوں کو مختلف قوتیں دے کر ایک تفاوت پیدا کر دیا۔ اور یہ تفاوت ابتلا اور امتحان کے لئے پیدا کیا۔ اسلام کے نزدیک کسی کا مالدار ہونا یہ ثابت نہیں کرتا کہ اللہ تعالےٰ اس سے بڑا خوش ہے نہ کسی کا غریب ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسے شخص سے بڑا ناراض ہے بلکہ ہر دو کو اللہ تعالےٰ نے

ایک امتحان اور ابتلاء

میں ڈالا۔ اگر وہ اس پر پورا اترے تو ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی جنت کے سامان پیدا کر دیئے۔ ہر قسم کی رضائے الٰہی کے سامان یعنی اس دنیا کی زیادہ سے زیادہ نشوونما اور ارتقاء اور زیادہ سے زیادہ قربِ الٰہی کے حصول کے سامان پیدا کر دیئے۔

اگر یہ تفاوت نہ ہوتا۔ ایک شخص کے اندر انتظامی قابلیت اور تجارتی میلان طبع نہ ہوتا۔ تجارت کی سوجھ بوجھ نہ ہوتی تو وہ کروڑپتی نہ بنتا۔ اسکو کہا کہ تو اپنی قوت کو نشوونما دے اور جائز ذرائع سے جتنا کما سکتا ہے کما۔ جب اس نے کما لیا تو اللہ تعالےٰ نے اسکو کہا کہ جو ہم نے تمہیں

کمانے کی قوت

دی تھی اور تجارت کی سوجھ بوجھ عطا کی تھی اس کے نتیجہ میں تم نے پانچ کروڑ روپیہ کما لیا۔ لیکن اب ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ پانچ کروڑ روپیہ تمہارا نہیں کیونکہ اس میں سے تین کروڑ روپیہ وہ ہے جس کا تعلق تیرے بھائیوں کے ساتھ ہے وہ اس سے فائدہ حاصل کریں گے۔ اس واسطے ۳/۵ ان کو دے دے

تقسیم پیداوار کے جو اصول ہیں

وہ اسی بنیاد پر بنائے گئے ہیں کہ ہر انسان کی ضرورت (اس وسیع معنے میں جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے) پوری ہونی چاہیئے۔ جائز ضرورت ہو۔ اللہ تعالےٰ سے دور لے جانے والی چیز نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ سے بغاوت کے آثار نہ ہوں۔ اس میں خالص اطاعت ہو اور جتنی ضرورتیں ہیں روحانی جسمانی وغیرہ ان کے سامان ہوں (آگے اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے) لیکن ہر ضرورت پوری ہونی چاہیئے اگر اس کی قوت اور استعداد ایسی بنائی کہ وہ اس معاشرے کو حسین بنانے میں تو کامیاب ہوا لیکن اپنی اور اپنے بچوں کی اور اپنے Dependents (زیر کفالت افراد) کی ساری ضرورتوں کو پورا کرنے میں کامیاب نہ ہوا۔ تو خدا تعالےٰ نے اسے کہا کہ تم گھبراؤ نہیں۔ تیری تو ہم نے ضرورتیں پیدا کی ہیں۔ یہ تفاوت جو آپس میں رکھا ہے۔ اس کے نتیجہ میں تیری

ضرورتوں کی اشیاء

ہم نے دوسرے کے گھر میں اس کی قوتوں کی وجہ سے بھیج دی ہیں۔ لیکن اسے یہ حکم دیا ہے کہ وہ تیرے گھر واپس کرے۔ پس اس طرح ایک امن کا معاشرہ قائم ہو جاتا ہے۔

پھر رب العٰلمین کی صفت کے نتیجہ میں جو اقتصادی نظام قائم ہوا اس میں نسل کا یا قوم کا یا مذہب کا کوئی دخل نہیں رکھا گیا۔ کیونکہ ربوبیت عالمین کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مخلوق کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔ اس مخلوق میں سے مثلاً کوئی ابوجہل بن جاتا ہے۔ پس اس کی اقتصادی ضرورتیں تو بہر حال پوری ہونی چاہئیں کیونکہ رب العٰلمین نے اسے پیدا کیا۔ اور اس کی ضرورتوں کو بھی پیدا کیا۔ اور اس کی قوتوں اور طاقتوں کو بھی پیدا کیا وہ اس سے حساب لے گا بعض دفعہ اس دنیا میں بھی لیتا ہے۔ اور بہتوں کا اس دنیا میں حساب نہیں لیتا۔ اُس دنیا میں لے لیتا ہے لیکن ان کے ساتھ جو سلوک ہے (اس وقت میں اقتصادی سلوک کی بات کر رہا ہوں) وہ

رب العٰلمین کی صفت

کو قائم کرتے ہوئے ہونا چاہیئے۔ ربوبیت عالمین کا جلوہ اس کے اندر نظر آنا چاہیئے۔ ایک شخص اللہ تعالےٰ کو گالیاں دیتا ہے۔ ایک دوسرا ہے جو بتوں کی پرستش کرتا ہے۔ ایک دہریہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ مجھ سے دور جا رہا ہے۔ تو خود نقصان اٹھائے گا۔ میں رب العٰلمین ہوں۔ اگر تم میرے بندے ہو تو میرے قائم کردہ اقتصادی نظام پر تمہیں عمل کرنا پڑے گا۔ اور وہ یہ ہے کہ جب میں نے اس گالیاں دینے والے انسان کو پیدا کیا۔ اس کی قوتوں اور طاقتوں کو بھی میں نے ہی پیدا کیا۔ اور ان کی نشوونما کے تمام جسمانی اسباب میں نے پیدا کئے۔ بعض کو انہوں نے ٹھکرا دیا۔ ان کو سزا ملے گی۔ لیکن جس قسم کے

نشوونما کے سامان

تم پیدا کر سکتے ہو ان میں روحانی بھی آجاتے ہیں۔ یعنی ان کو تبلیغ اور وعظ و نصیحت کرنا۔ اخلاقی بھی آجاتے ہیں۔ ان کو سمجھانا کہ یہ چیزیں اخلاق کے لئے بُری ہیں اور جسمانی بھی آجاتے ہیں کہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا

اگر آج ابوجہل کے کسی مثیل کے ہاں یا بت پرست کے ہاں یا ہندو کے ہاں بچہ پیدا ہو جس کو اللہ تعالےٰ نے بہت اچھا ڈاکٹر بننے کی طاقت دی ہو اور اسی قسم کا ایک اور بچہ انہی قوتوں اور استعدادوں کے ساتھ ایک مسلمان کے گھر پیدا ہو تو اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں کرنا بلکہ ہر دو کی قوتوں کی نشوونما کے سامان مہیا کرنے ہیں ان سے تعاون کرنا ہے۔ ان کی مدد کرنی ہے اور پوری کوشش کرنی ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو بڑھاتے چلے جائیں اور ممکن ہے اپنی اپنی lines میں (آگے جاکر مختلف شقیں ہو جاتی ہیں) اپنی اپنی شق میں وہ سب سے اچھے اور چوٹی کے ڈاکٹر بن جائیں۔ ایک بت پرست کا بیٹا ہوگا ایک خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے کا بیٹا اور خود بھی توحید باری پر قائم ہوگا۔ لیکن جہاں تک اقتصادی تعلقات کا سوال ہے

اسلام یہ کہتا ہے

کہ ان تعلقات کو رب العالمین کی بنیاد پر قائم کیا جائے۔ بعض مذاہب یا بعض فرقے دینے کی بجائے حقوق غصب کرنے کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ جو نظام صفت ربوبیت کے جلوے دکھانے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس میں یہ بات نہیں برداشت کی جاسکتی کہ چونکہ عقیدہ ہم سے مختلف ہے اس لئے ان کو لوٹ لو۔ غرض دنیا کے خواہ کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ کسی بھی مذہب سے اس کا تعلق ہو۔ اللہ تعالےٰ کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو اسلام کا اقتصادی نظام جہاں جاری ہوگا وہاں کوئی تفریق نہیں ہوگی۔ ایک ہی معیار criterion ہوگا اور وہ یہ کہ جتنی طاقت رب العالمین نے اس کو دی ہے۔ جتنی استعداد اس کو عطا کی گئی ہے۔ اس قوت اور استعداد کی صحیح اور پوری نشوونما کا سامان ہم نے مہیا کرنا ہے

غرض اسلام کا اقتصادی نظام ان

چار بنیادی صفات باری

پر قائم ہے۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم اور مالک یوم الدین لیکن نمایاں ربوبیت عالمین ہے۔ ربوبیت عالمین کے لئے یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ جس کے پاس زائد چلا گیا وہ آگے دوسروں کو کیوں دے؟ دوسرے کا حق کیوں تسلیم کرے۔ اس لئے فرمایا وہ مالک ہے۔ حقیقی ملکیت اللہ تعالےٰ کی ہے۔ غیر اللہ کسی چیز کا مالک نہیں ہے۔ پس چونکہ وہ مالک ہے اس واسطے مالک جو رب ہے اپنی مرضی اور علم کامل سے حکم دیتا ہے۔ کہ کسی کو دو یا نہ دو اور اگر دو تو کتنا دو۔ یاد رکھو تو اتنا رکھو۔ ایک کروڑپتی خدا رسیدہ مسلمان صبح و شام استغفار کرتا ہے دعائیں کرتا ہے اور وہ سوچتا ہے کہ قرآن کریم نے اس کی مال کے تقسیم کے کتنے راستے بیان کئے ہیں تاکہ میں اس کے مطابق تقسیم کروں جتنا حق مجھے دیا ہے وہ حق میں لے لوں۔ اور جو دوسروں کا حق ہے اسے میں غصب کرنے والا نہ بنوں۔

پس

مالک جو ہے وہی حق قائم کرسکتا ہے

یعنی رب نے پیدا کیا پھر وہ مالک ہے۔ قوتیں اور استعدادیں بھی اس کی ملکیت اور ان کی نشوونما کے سامان بھی اسی کی ملکیت ہیں اور اسی نے بتایا ہے کہ کتنا کسی کو دینا ہے اور ربوبیت عالمین کی وجہ سے یہ اعلان کیا کہ ہر شخص کی ضرورت اس حد تک پوری کرو کہ اس کی نشوونما میں کوئی نقص پیدا نہ ہو۔ اور اس کی یہ نشوونما اپنے کمال کو پہنچ جائے۔

پس سوال پیدا ہوتا تھا کہ زید سے لے کر بکر کو دینے کا کیا حق ہے اور کیوں ایسا کیا جائے؟ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ایک صفت یہ بتائی کہ میں مالک ہوں تمہاری ملکیت ہی نہیں۔ جب ہر چیز میری ہے تو جس طرح میں کہوں اس طرح تمہیں خرچ کرنی چاہیئے اور جو حقوق میں قائم کروں وہی حقوق قائم ہوں گے۔ کسی اور کا حق ہی نہیں کہ وہ حق کو قائم کرے کیونکہ وہ مالک ہی نہیں اسے اختیار ہی نہیں ہے اس کی ملکیت کا دعوےٰ ہی غلط ہے۔

حقوق کے قیام میں پھر آگے دو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ دراصل

یہ امہات الصفات ہیں

جن کے گرد سارا اقتصادی نظام چکر لگا رہا ہے۔ ربوبیت اور رحمانیت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ایک تو قوتوں اور استعدادوں کی صحیح نشوونما کے سامان پیدا کئے۔ اور کسی حق یا محنت کے بغیر اپنی طرف سے دے دیا۔ ابھی انسان پیدا ہی نہیں ہوا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے۔ اور پیداوار یعنی جو اللہ تعالےٰ نے خلق کیا ہے اس کو آگے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلا حصہ رحیمیت کے نتیجہ میں کہ جتنی مزدوریاں اور اجرتیں ہیں اور اس کے نتیجہ میں جو حقوق پیدا ہوتے ہیں وہ رحیمیت کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ یعنی کوئی جو بھی کام کرتا ہے۔ اسے اس کام کا بدلہ ملنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے اقتصادی نظام میں بھی کہا ہے کہ جتنا جتنا کسی نے کام کیا اتنا اتنا اسے ملنا چاہیئے۔ اور وقت پر ملنا چاہیئے اور ایسے رنگ میں ملنا چاہیئے کہ دینے والے کو یہ خیال نہ ہو کہ گویا میں احسان کر کے دے رہا ہوں۔ اور اس کو ستانے اور تنگ کرنے لگ جائے اس کا حق ہے اسی طرح جس طرح اگر یہ کسی کو قرض دے اور واپس لینے لگے تو اگلا کہے کہ دو دو پیسے کر کے لے لیا کرو۔ کچھ لوگ قرض لیکر ایسا کرتے ہیں کہ احسان جتلاتے ہیں کہ میں نے تم سے پانچ ہزار روپیہ لیا تھا۔ دیکھو میں کتنا اچھا اور باخلاق انسان ہوں۔ میں نے تیرے پیسے مارے نہیں ہیں اور وہ واپس کر دیتے ہیں۔ پس بعض لوگ اس طرح بھی کرتے ہیں۔

غرض

رحیمیت کے جلوے

بھی ہمیں اسلام کے اقتصادی نظام میں نظر آرہے ہیں اور آگے اسلام نے اس کی بڑی تفصیل بتائی ہے کہ مزدور کو وقت پر اور پوری مزدوری دو۔ اور ان دونوں باتوں کو بنیادی طور پر لازمی قرار دیا ہے۔ لیکن چونکہ ربوبیت عالمین کے نتیجہ میں انسانی معاشرہ میں بعض نے امیر بن جانا تھا اور بعض نے غریب اس لئے خالی رحیمیت کے اوپر پیداوار کی تقسیم کو نہیں چھوڑا کہ جتنا کوئی کما لیتا ہے کمالے بلکہ ساتھ مالکیت کو بھی لگایا ہے کہ جتنا وہ نہیں کما سکتا۔ یعنی اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اس کے بچوں وغیرہ یا خاندان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے سو کا ئیاں (سو یونٹ) درکار ہوں وہ بڑی محنت کرتا ہے۔ اس کے بچے بھی اپنا وقت ضائع نہیں کرتے اور ان کا خرچ بھی صحیح ہے۔ لیکن ان کو ساٹھ کا ئیاں ملتی ہیں۔ یعنی اس کی ضرورت میں سے ۴۰ فیصد کم رہ جاتا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ مسلمان کو کہتا ہے کہ میں مالک ہونے کی حیثیت سے تمہیں کہتا ہوں کہ جو اس کے لئے میں نے چیز پیدا کی تھی اس میں سے اسے صرف ۶۰ فیصد ملا ہے۔ اسے ۴۰ فیصد ابھی نہیں ملا۔ یہ ۴۰ فیصد اسے مہیا کرو۔ جو تمہیں امانتاً مل چکا ہے۔

پس اسلام کا اقتصادی نظام سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام سے بالکل مختلف

ہوگیا۔ ایک تو مثلاً یہی کہ جو نظام

رب العالمین کی صفت کے جلوے

سمیٹے ہوئے ہے۔ سرمایہ داری کا نظام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سرمایہ داری کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جن اقوام کو موقعہ ملا۔ انہوں نے دوسری اقوام کو لوٹا۔ خود امیر بنے دوسروں کے حقوق غصب کئے اور جو اپنے حقوق نہیں تھے وہ سمجھے کہ یہ ہمارے حقوق ہیں اور وہ پورے ہونے چاہئیں۔ افراد کو غریب نہیں کیا۔ قوموں کو غریب کرایا۔ دوسری طرف اشتراکی نظام ہے۔ اس میں بھی (سرمایہ داری میں بھی بعض خوبیاں ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ بنیادی حکم دیا ہے کہ جس کی برائیاں زیادہ ہوں وہ ترک کر دینے کے قابل ہے) بھی کچھ خوبیاں ہیں لیکن اسلام کے اقتصادی نظام سے یہ اشتراکی نظام بھی مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ اسلام تو ہے ہی خوبی ہی خوبی۔ خیر ہی خیر اور حسن ہی حسن۔ اسلام کے اقتصادی نظام پر کوئی بدنما داغ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ہر انسان کے حقوق (بشمولیت اقتصادی حقوق) کی حفاظت کرنے والا ہے۔ لیکن جب روس میں اشتراکی نظام قائم ہوا تو بڑے بڑے سرمایہ داروں کے حقوق نظر انداز کر دیئے گئے۔ بجائے اس کے کہ اس ملک کے دوسرے شہری افراد جن کے پچاس فیصد حقوق پورے ہو رہے تھے اور پچاس فیصدی حقوق تلف ہو رہے تھے۔ اور یہ بڑے سرمایہ دار جن کے پاس ان کے

اصل حقوق سے زیادہ مال

موجود تھا ان سے کہا جاتا کہ یہ زائد مال تمہارا نہیں ہے۔ یہ لاؤ اور غریبوں کے حقوق کو پورا کرو۔ ان سے اموال ہی نہیں چھینے بلکہ زندگیاں بھی چھین لیں۔ اللہ تعالےٰ نے جو قوت اور استعداد ان کو دی تھی وہ بھی ہلاک کر دی گئی۔ خدا کی تقدیر ہی چلتی ہے۔ لیکن یہ کبھی کسی شکل میں سامنے آتی ہے۔ اور کبھی کسی شکل میں کبھی اللہ تعالےٰ اپنی قدرتوں کے حسن کے اظہار کے لئے اپنی تقدیر کو دنیا میں ظاہر کرتا ہے کبھی اپنے بندوں کی بدصورتی کے اظہار کے لئے اپنی تقدیر کو ظاہر کرتا ہے۔ پس ان بندوں کی بدصورتی کے اظہار کے لئے اللہ تعالےٰ کی تقدیر اس صورت میں ظاہر ہوئی۔ کہ انہوں نے امیروں کو قتل ہی کر دیا۔ اور ایک بڑا ظالمانہ رویہ اختیار کیا۔

اسلام اس ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا

جس طرح اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتا کہ غریب پر ظلم ہو کیونکہ اسلام کی نگاہ میں جیسے ایک امیر خدا کی مخلوق ہے۔ ویسے ہی ایک غریب بھی اس کی مخلوق ہے اور جیسا کہ ایک غریب اس کی مخلوق ہے ویسا ہی ایک امیر بھی اس کی مخلوق ہے ہر دو کے حقوق کی حفاظت اسلام اور اسلام کا اقتصادی نظام کرتا ہے لیکن نہ سرمایہ داری کا عمل اور نہ

اشتراکیت کا طریق

یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ ہر انسان کے حق کو اس نے قائم کرنا اور ادا کرنا ہے اور نہ اس پر پورا اترتا ہے۔ اس کے مقابلے میں خدا تعالےٰ کی عبودیت کے پہلے تقاضے کا جلوہ ہمارے سامنے اسلام کا اقتصادی نظام یہ پیش کرتا ہے کہ تمام انسان برابر ہیں۔ ہر انسان میں جو قوت اور استعداد پائی جاتی ہے رب العالمین نے اس کی صحیح اور کامل نشوونما کی ذمہ داری لی ہے۔ کوئی دوسرا نظام اس قسم کی ذمہ داری نہیں لیتا۔

پس

اسلام کا اقتصادی نظام

مستقل حیثیت میں ارفع اور اعلیٰ شکل میں دنیا میں قائم ہوا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کے جتنے تقاضے ہیں انہیں پورا کرنے والا ہے۔ پہلا تقاضہ یہ تھا کہ صفات باری تعالےٰ کے جلوے نظر آئیں۔ کیونکہ اسلام جو توحید کو قائم کرنے والا ہے اس کے تمام احکام خدا تعالےٰ کی صفات کے جلوے ظاہر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے قرب کے حصول کے سامان پیدا کرنے والے ہیں۔ اس کی کوئی تعلیم ایسی نہیں جو توحید سے دور لے جانے والی ہو۔ اس کی ہر تعلیم توحید کے قریب لے جانے والی ہے۔

غرض

یہ اپنی نوعیت کا اکیلا ہی نظام ہے

کوئی دوسرا نظام اس کے مقابلے پر نہیں آسکتا۔ اور بعض لوگ جو اسلام کی خوبیوں سے واقف نہیں وہ بعض دوسرے نظاموں کی خوبیوں سے مرعوب ہو جاتے ہیں وہ اسلام پر کسی دوسری چیز کا پیوند لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سونے پر پیتل کا پیوند لگایا جائے۔ تو وہ سونے کی قدر و منزلت کو دوبالا نہیں کر سکتا اسلام کا نظام تو ایک سونا ہے۔ دوسرا ہر نظام کوئی تانبا ہے کوئی پیتل ہے کوئی لوہا ہے۔ کوئی کچھ ہے اور کوئی کچھ۔ اسلام کے اقتصادی نظام کے ساتھ اس کا مقابلہ ہی نہیں۔ پس خالص اقتصادی نظام قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اب جیسا کہ میں نے بتایا ہے گیارہ تقاضوں میں سے

عبادت کا پہلا تقاضا

یہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اسلام کا اقتصادی نظام ہی ایک ایسا خالص نظام ہے۔ جس کے نتیجہ میں توحید خالص قائم ہوتی ہے۔ اسلام کا اقتصادی نظام اللہ تعالےٰ کی صفات میں غیر اللہ کی شرکت کے تصور سے منزہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی صفات کے جو تقاضے انسان پر عائد ہوتے ہیں مثلاً کہا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ اسلام کا اقتصادی نظام ان تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اور صفات باری تعالیٰ کی بنیادوں پر جو اقتصادی نظام قائم کیا جائے۔ اس کا مقابلہ وہ نظام نہیں کر سکتے۔ جن کے قائم کرنے میں معرفت الٰہی اور عرفان صفات باری کا کوئی تعلق نہ ہو۔ اور انسان کی اپنی عقل اور اپنی سمجھ بوجھ پر جن کا انحصار ہو۔

مجالس خدام کی رپورٹوں کا انتظار ہے

ماہ احسان (جون) کی رپورٹیں نسبتاً کم مجالس کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ جن مجالس نے ابھی تک رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ جلد بھجوا دیں۔ کیونکہ آپ کی رپورٹ شدت سے انتظار ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر بیت المال امد ربوہ)

روز ہل (ماریشس) میں ایک عظیم الشان سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کا انعقاد

مختلف مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر، ملک کے اعلیٰ سرکاری حکام اور معززین کی شرکت

(مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مقیم ماریشس)

کانفرنس کی تیاری

سیرۃ النبیؐ کے جلسے گزشتہ تین سال سے جماعت احمدیہ کی طرف سے بڑے اہتمام سے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ امسال بھی حسب سابق ایک عظیم الشان سیرۃ النبیؐ کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا اور ایک ماہ قبل ہی اسکی تیاری شروع کر دی گئی سب سے پہلے اس جلسہ کی صدارت کے لئے جناب ہائی کمشنر صاحب پاکستان کی خدمت میں درخواست کی گئی جسے انہوں نے قبول فرمایا اس موقعہ پر انہیں پاکستان کی طرف سے ماریشس میں ہائی کمشنر مقرر ہونے کی خوشی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کا بھی پروگرام بنایا گیا، نیز خاکسار کو بھی جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا۔ جلسہ میں ایک ممتاز ہندو سوشل ورکر مسٹر مادھو گوپال پرنسپل راما کرشنن کالج اور دری شو سوسائٹی آف کیتھولک چرچ کو بھی خطاب کرنے کی دعوت دی گئی چنانچہ انہوں نے بخوشی آنے کا وعدہ کیا۔ ہائی کمشنر پاکستان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کی صدارت کے لئے مسٹر بابے میئر آف روز ہل کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جلسہ کا انتظام روز ہل کے سب سے مشہور بڑے اور پرشکوہ ہال "پلازا تھیٹر" میں کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کی پبلسٹی کے لئے خدا کے فضل سے مشن نے کئی ذرائع سے کام لیا۔ روزانہ اور پندرہ روزہ اخبارات میں متعدد مرتبہ نمایاں اعلانات شائع کئے گئے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ بھی اس کانفرنس کی پبلسٹی کی گئی۔ بڑے سائز کے پوسٹرز شائع کر کے سکولوں، کالجوں میں تقسیم کئے گئے اور سارے ماریشس میں مختلف جماعتوں کے ذریعہ ان پوسٹروں کے ذریعہ عوام کو اطلاع پہنچائی گئی۔ مزید برآں بذریعہ ڈاک اور متعدد تقریبات میں اور گھروں اور دفتروں میں ملاقاتیں کر کے معززین ماریشس کو ۶۰۰ دعوتی کارڈ بھی جاری کئے گئے۔ اس جلسے کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا گیا۔ اور احباب جماعت نے بھی خوب دعائیں کیں۔ چنانچہ ان سب روحانی اور جسمانی تدابیر کے اختیار کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز

۱۹ جون کو مقررہ وقت سے پہلے جلسے کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے خدام کے جملہ گروپ اپنی اپنی ڈیوٹی پر حاضر تھے۔ سٹیج کو کلمہ طیبہ اور درود شریف اور مختلف قسم کے چارٹس اور بینرز سے آراستہ کیا گیا۔ ہال کے گیٹ پر سلسلہ کی کتب کا سٹال بھی لگایا۔ خدام اور ڈیوٹی پر متعین دیگر احباب مہمانوں کو عزت و اکرام سے سیٹوں پر بٹھا رہے تھے۔ لیکن پانچ بجے جناب ہائی کمشنر صاحب پاکستان کی آمد پر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے جماعت کے دیگر دوستوں کے ہمراہ آگے بڑھ کر معزز مہمان کا استقبال کیا اور انہیں سٹیج پر لایا گیا۔ سٹیج پر پندرہ ہندو عیسائی اور مسلمان معززین ماریشس کو جگہ دی گئی۔ انڈین ہائی کمشنر بھی سٹیج پر موجود تھے۔ ہال اور اوپر کی تین گیلریوں میں، سٹیج کے درمیان مجمع تھا اور ماریشس کے حالات کے اعتبار سے ایک مذہبی اجلاس میں اس قدر حاضرین کا جمع ہونا ایک غیر معمولی بات تھی ماریشس براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا نمائندہ بھی کانفرنس کی فلم لینے کے لئے موجود تھا۔ ٹھیک پانچ بجے استقبالیہ تقریب کا آغاز میئر آف روز ہل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جناب محمد ہاشم صاحب سوکیہ نے تلاوت کلام پاک کی اور بعد مکرم احمد محراب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے اس کے بعد جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے مکرم حاجی بیاللہ بھنو صاحب نے جناب ہائی کمشنر صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ان کی ماریشس میں آمد پر ان کو دلی طور پر خوش آمدید کہا گیا اور پاکستان کی مثالی ترقی کی تعریف کی گئی اور یہ توقع ظاہر کی گئی کہ ماریشس اور پاکستان کے تعلقات ان کے دور میں بہت مضبوط ہو جائیں گے۔

مسٹر بابے میئر آف روز ہل نے اس قسم کی باہمی پیار محبت کی فضا پیدا کرنے والی مذہبی مجالس کے انعقاد کو سراہا اور کہا کہ ایسی کوششیں یقیناً لائق تحسین ہیں انہوں نے اس موقعہ پر پاکستانی ہائی کمشنر کو بھی بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد جناب ہائی کمشنر صاحب نے جوابی تقریر میں فرمایا کہ میں احمدیہ مسلم مشن کے ممبران کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میری اس قدر عزت افزائی کی اور مجھے آپ سے ملنے کا موقعہ ملا۔ آج کے اجتماع سے ظاہر ہوتا تھا کہ جماعت احمدیہ ماریشس میں بہت اچھا کام کر رہی ہے اور اپنے سماجی اور اخلاقی بہبودی کے پروگراموں کی وجہ سے ملک میں بہت مقبول ہے اور اسلام کی نہایت عمدہ رنگ میں نمائندگی اور خدمت کر رہی ہے

ہائی کمشنر صاحب کی تقریر کے بعد ان کی صدارت میں سیرۃ النبی کانفرنس کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے کیتھولک پادری مسٹر شوشوں انچارج روز ہل ڈسٹرکٹ مشن نے فرنچ زبان میں اسلام اور عیسائیت میں مابہ الاشتراک کے موضوع پر تقریر کی پادری صاحب نے نماز روزہ اور حج کا ذکر کیا اور بالخصوص بنی نوع انسان سے ہمدردی اور غرباء کے حقوق کے بارہ میں اسلامی تعلیم کی تعریف کی۔ آپ نے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ دونوں مذاہب میں انہیں یکساں عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے آپ نے کہا کہ متعدد مشترک باتوں کے ہوتے ہوئے دونوں مذاہب کے پیروؤں میں آویزش کا کوئی امکان باقی نہیں رہنا چاہیئے۔ پادری صاحب کی تقریر کے بعد محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مشن ماریشس نے اپنی مبسوط اور مدلل تقریر شروع فرمائی آپ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیتے ہوئے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لئے حضور کا عملی نمونہ مثالوں سے پیش کیا اور بتایا کہ کس طرح اسلام عہد حاضر کی اقتصادی مشکلات اور امیر و غریب کے خطرناک تفاوت کو دور کرتا ہے۔ مذہبی رواداری اور مہاجر اقوام کے حقوق بیان کرتے ہوئے اسلام کی سنہری تعلیم پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی صاحب کی تقریر ۳۵ منٹ جاری رہی۔ جو روانی انگریزی زبان میں تھی اور سامعین نے بڑی دلچسپی اور دلجمعی سے اسے سنا۔ مکرم مولانا منیر صاحب کے بعد ایک معزز ہندو دوست مسٹر مادھو گوپال پرنسپل راما کرشنن کالج ماریشس نے مذہب کے ذریعہ اتحاد اور عالمگیر ہونے کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ازاں بعد جماعت کے پرنٹنگ پریس صاحب نے خاکسار کو جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ خاکسار نے مختصر طور پر دلی شکریہ ادا کیا اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہتر توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ازاں بعد خاکسار نے ۱۵ منٹ تک غرباء کے حقوق ہمسایوں کے حقوق کے بارہ میں حضور کے اسوۂ حسنہ پر تقریر کی خاکسار کے بعد ایشیا پاکستان سوسائٹی کے صدر ایک مسلم نوجوان مسٹر گورا دست نے اسلام اور عالمی اخوت کے موضوع پر تقریر کی اور حضور کی حیات طیبہ کی روشنی میں بنی نوع انسان سے بھائی چارے کے تعلقات پر روشنی ڈالی۔ مسٹر گورا دست کی تقریر کے بعد صاحب صدر جناب ہائی کمشنر صاحب نے حاضرین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مقررین کی تقریروں کو سراہا۔ اور اس اجلاس کو کامیاب اجلاس قرار دیا۔ اب مکرم مولانا منیر صاحب کی تقریر پر تمام حاضرین نے ایک منٹ کے لئے دعا کی غرض سے خاموشی اختیار کی تاکہ ہندو اور عیسائی بھی اپنے اپنے رنگ میں دعا کر سکیں۔ اور پھر جلسے کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

جلسے کے اختتام پر ملحقہ دعوتی ہال میں معزز مہمانوں کے لئے بڑے وسیع پیمانہ پر تواضع کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جملہ مہمان اس دعوت میں شریک ہوئے اس موقعہ پر جناب ہائی کمشنر صاحب کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا یوں بفضلہ تعالیٰ یہ تقریب سعید بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اس اجلاس میں خدا کے فضل سے احمدی احباب کی کثیر تعداد کے علاوہ ہمارے دیگر مسلمان بھائی، ہندو اور عیسائی معززین بہت بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ اور

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

بزرگان سلسلہ

محمد بن قاسم

یوں تو مدت سے سندھ پر اسلامی حملوں کا سلسلہ جاری تھا اور ہر دور میں کچھ نہ کچھ فتوحات بھی حاصل ہوتی تھیں لیکن ولید کو اسے مستقل طور پر فتح کرنے کا خیال پیدا ہوا اور اس خیال کا محرک یہ واقعہ ہوا کہ جزیرہ سراندیپ میں مقیم بعض عرب تاجروں کا انتقال ہوگیا۔ وہاں کا راجہ صلح جو اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ مراسم پیدا کرنے کا آرزومند تھا۔ اس نے ان عرب تاجروں کے اہل وعیال کو ایک جہاز کے ذریعے سے واپس روانہ کردیا۔ اور ولید کے دربار میں پیش کرنے کے لئے قیمتی تحفے بھی بھیجے۔

دیبل کے قریب راجہ داہر حاکم سندھ کے سپاہیوں نے جہاز پر حملہ کرکے اسے لوٹ لیا۔ اور عرب عورتوں اور بچوں کو گرفتار کرلیا۔ ایک عورت بے ساختہ فریاد کرنے لگی۔ کہ حجاج المدد! حجاج کو اطلاع ملی تو اس پر رقت طاری ہوگئی۔ وہ جواب میں بول اٹھا "میں ابھی مدد کو آتا ہوں"۔

حجاج نے داہر کو لکھا۔ کہ "ہماری بے گناہ عرب عورتوں اور بچوں کو واپس کردو"۔ مگر داہر فتنہ انگیز آدمی تھا۔ اس نے جواب دیا۔ "یہ کام سمندری ڈاکوؤں کا ہے میں اس معاملے میں بے بس ہوں"۔

اس پر حجاج نے عبداللہ السلمی کو چھ ہزار فوج کے ساتھ سندھ پر فوج کشی کرنے کے لئے بھیجا۔ عبداللہ جنگ میں کام آئے ان کے بعد بدیل بن طہفہ بجلی کو عمان سے دیبل پہنچنے کا فرمان بھیجا۔ وہ فوراً چھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ اور نہایت پامردی سے تیغ شجاعت کے جوہر دکھائے۔ لیکن اسی دوران میں گھوڑے سے گر کر شہید ہوگئے۔

حجاج کو اس شکست کی خبر ہوئی تو اسے سخت صدمہ ہوا۔ اس لئے اب کے اس نے اپنے نوجوان چچیرے بھائی محمد بن قاسم ثقفی والئے فارس کو چھ ہزار شامی فوج کے ساتھ سندھ کی مہم پر بھیجا۔

محمد بن قاسم پہلے کیرن آیا۔ چند روز وہاں قیام کرکے قنزبور (بنج گوا) کی طرف پیشقدمی کی۔ اور اسے فتح کرکے ارمابیل (ارمن بیلہ) کو مسخر کیا۔

ارمن بیلہ کے بعد ایبل پہنچ گیا اور جاتے ہی شہر کا محاصرہ کرلیا۔ اپنی فوج کے آگے خندق کھود کر صف آرائی کی اور منجنیق بھی نصب کردئے۔ ان میں وہ مشہور قلعہ منجنیق (عروس) بھی تھا۔ جسے پانچ سو آدمی کھینچتے تھے۔ مسلمانوں نے مدت تک محاصرہ جاری رکھا۔ لیکن اہل شہر برابر مدافعت کرتے رہے۔ اور نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

حجاج کو ان حالات کی اطلاع ہوئی تو اس نے منجنیق سے سنگ باری کرنے کے متعلق ہدایت لکھ کر بھیجی۔ جونہی اس کی تعمیل کی گئی۔ دیبل کا گنبد ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور ساتھ ہی اہل شہر کی کمر ہمت بھی ٹوٹ گئی۔ مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے زور شور سے حملہ کردیا۔ چند سرفروش مسلمان کمند لگا کر فصیل پر چڑھ گئے۔ شہر والوں کے جی چھوٹ گئے حاکم نے راہ فرار اختیار کی۔ اور مسلمانوں نے شہر پر قبضہ کرلیا۔

محمد بن قاسم نے دیبل میں چار ہزار مسلمانوں کو آباد کیا اور جامع مسجد تعمیر کرائی۔

دیبل سے محمد بن قاسم نے نیرون کی طرف پیش قدمی کی۔ وہاں کے راجہ نے صلح کرلی گراں بہا تحائف پیش کئے اور مسلمانوں بہت خاطر مدارت کی۔

نیرون کے بعد محمد بن قاسم یلغار پر یلغار کرتا ہوا آگے بڑھا اور راستے کے مقامات کو مسخر کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ ایک دریا کو عبور کرکے سرسید (سری ویدی) پر چڑھائی کی۔ وہاں کے حاکم نے خراج ادا کرکے صلح کرلی۔

اب محمد بن قاسم دریائے سندھ کی طرف بڑھا اور تھوڑی سی فوج سیوستان سہوان کو فتح کرنے کے لئے روانہ کی۔ وہاں کے باشندوں نے خراج پر اطاعت قبول کرلی۔ دریائے سندھ کو عبور کرکے محمد بن قاسم راجہ داہر کے علاقے میں پہنچ گیا۔

محمد بن قاسم نے دیکھا کہ راجہ داہر دوسرے راجاؤں کے ساتھ ٹڈی دل فوج کے لئے پڑا ہے۔ ہاتھیوں کی صف بندی ایک مرعوب کن سماں پیش کررہی تھی۔ راجہ داہر بھی ایک سفید ہاتھی پر سوار تھا۔ دونوں میں خون ریز معرکہ ہوا۔ جس میں راجہ داہر مارا گیا اور محمد بن قاسم نے فتح کا پرچم لہرایا۔

اس کے بعد محمد بن قاسم شہر پر شہر کو فتح کرتا چلا گیا۔ اور راور، برہمن آباد، سادندری بسمد اور رور کو زیر نگیں کیا۔ اس مہم میں بہت سے کفار و مشرکین نے اسلام قبول کیا۔ فاتح مسلمانوں نے انتہائی رواداری سے کام لیتے ہوئے بت خانوں سے کام لیتے ہوئے بت خانوں سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا۔ رور میں ایک جامع مسجد تعمیر کی گئی۔

رور سے چل کر محمد بن قاسم نے سکہ پر قبضہ کیا۔ پھر ملتان پہنچا۔ وہاں کے راجہ گورسنگھ نے مقابلہ کیا۔ لیکن شکست کھا کر قلعہ بند ہوگیا۔ مسلمانوں نے محاصرہ کرلیا۔ مگر اہل شہر ٹس سے مس نہ ہوئے۔ آخر ایک ملتانی کے بتانے پر مسلمانوں نے قلعے کے کمزور حصے پر سنگ باری کرکے اس پر شگاف کردیا۔ اہل شہر نے باہر نکل کر مقابلہ کیا۔ لیکن شکست کھائی اور شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ ایک اور روایت کے مطابق ملتانی کے پتہ بتانے پر مسلمانوں نے وہ تالاب یا نہر بند کردی جس سے اہل قلعہ پانی لیتے تھے انہوں مجبور ہوکر ہتھیار ڈال دئے اور مسلمان فتح کے پھریرے اڑاتے ہوئے شہر میں داخل ہوگئے۔

اس کے بعد محمد بن قاسم نے بیلمان، سرشت اور کیرج کو یکے بعد دیگرے فتح کیا۔

خدام الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بشرط اجازت خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء ۱۳۴۸ ہش (۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر) کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اطفال الاحمدیہ کا یہ اجتماع بھی انہی تاریخوں میں ہوگا۔

قائدین مجالس اجتماع کی تاریخوں سے تمام خدام و اطفال کو آگاہ کرتے ہوئے انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ اس سلسلہ میں مزید ہدایات عنقریب بھجوا دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے

۱۔ یاد رکھیں کہ خدام الاحمدیہ نے اپنے پروگراموں میں خدمت بنی نوع انسان اور حصول قرب الٰہی پر زیادہ زور دینا ہے۔

۲۔ خدام کو نماز باجماعت کا دلی بشاشت سے پابند بنانے کے لئے بھرپور کوشش جاری رکھیں۔ کیونکہ جب تک ہمارے سو فیصد خدام نماز باجماعت کے عادی نہیں ہو جاتے۔ ہمیں اطمینان نہیں ہو سکتا۔

۳۔ آپ کی مجلس کے خدام کے لئے کم از کم تعلیمی معیار یہ مقرر کیا گیا ہے۔ کہ وہ سب کے سب قرآن کریم ناظرہ اور نماز باترجمہ سیکھ چکے ہوں

۴۔ خدام میں روح خدمت کو ایسے رنگ میں بیدار کریں کہ وہ تکبر اور ریاکاری سے بچتے ہوئے بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت میں لگ جائیں۔

۵۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مجالس اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ ہر مہینہ ختم ہونے پر مقررہ فارم پر مرکز کو بھجوا دیا کریں تا مرکز کو آپ کے حالات سے واقفیت رہے اور وہ آپ کی بروقت مناسب رہنمائی اور مدد کرسکے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس سے ایک سوال

کیا آپ نے رپورٹ کارگزاری ماہ احسان (جون) مرکز میں بھجوا دی ہے اگر نہیں تو جلد تیار کرکے بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرماوے۔ آمین

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت ربوہ	۲۱۰ — ۰۰
۲	چوہدری عبدالوہاب غیرت انسپکٹر بیت المال ربوہ	۸۰ — ۰۰
۳	سردار محمد ابراہیم صاحب مرحوم والد سردار غلام احمد مصطفیٰ کلاس فیلو لاہور	۱۰۴ — —
۴	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب " "	۱۰۴ — ۰۰
۵	سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب " "	۵۲۰ — ۰۰
۶	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب " "	۱۰۴ — ۰۰
۷	سردار فضل عمر مصطفیٰ صاحب پسر سردار غلام احمد مصطفیٰ " "	۵۲ — ۰۰
۸	محترمہ سعیدہ عمر صاحبہ دختر " " "	۵۲ — —
۹	" نصیرہ عمر صاحبہ " " "	۵۲ — —
۱۰	سردار منیر احمد صاحب اطہر مرحوم برادر " " "	۱۰۴ — —
۱۱	محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ " " "	۵۲ — —
۱۲	نصرت جہاں بیگم صاحبہ " " "	۵۲ — —
۱۳	سردار منور احمد مجتبیٰ صاحب برادر " " "	۱۰۴ — ۰۰
۱۴	سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب " " "	۱۰۴ — —
۱۵	محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب " "	۵۲ — —
۱۶	سردار محمود احمد صاحب پسر " " "	۵۲ — ۰۰
۱۷	میاں محمد اسلم صاحب مع اہل و عیال " "	۱۲ — ۰۰
۱۸	مکرم احمد خان صاحب ڈرائیور کارکن اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ	۱۵۰ — ۰۰
۱۹	محمد یعقوب صاحب مددگار کارکن " " "	۷۵ — ۰۰
۲۰	مولوی عبدالمنان خان صاحب مرحوم چک ۲۹۷ ضلع جھنگ	۱۵۰ — ۰۰
۲۱	" احمد الدین صاحب چک ۷ ضلع سرگودھا	۳۰ — ۰۰
۲۲	" محمد لقمان صاحب چک ۷۶ گ ب ضلع لائل پور	۳۰ — ۰۰
۲۳	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ	۲۰ — ۰۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

آپ کو کتنے پرچے درکار ہیں؟

مجالس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۱۴ اگست کو تمام مجالس میں منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری طور پر مطلع فرمائیں کہ ان کو ہر امتحان کے لئے کس قدر پرچہ جات کی ضرورت ہوگی۔ یہ اطلاع فوری طور پر مل جانی چاہیئے۔ کیونکہ اسی کے مطابق پرچے روانہ ہوں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

وعدوں میں اضافہ کی تحریک اور مخلصین جماعت کا تعاون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ایک خطبہ جمعہ بابت موعودہ جات تحریک جدید جماعتوں کو بھجوایا گیا تھا۔ الحمد للہ اکثر جماعتوں نے خوشکن رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ وعدہ جات میں معقول اضافے پیش کئے ہیں۔ کچھ جماعتوں کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے۔ بعد میں جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان میں حسب ذیل جماعتوں نے نمایاں اضافے پیش کئے ہیں۔

کراچی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ لائل پور۔ ٹیکسلا۔ جہلم —— قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ تعاون کرنے والے مخلصین کو حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں کی نمایاں کامیابی

احباب کی خدمت میں درخواست دعا

تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں (جسے اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہائی سکول کا درجہ دیدیا گیا ہے) مڈل کا نتیجہ سو فیصدی رہا ہے۔

امسال مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ہمارا نتیجہ اپنے سنٹر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ الحمد للہ۔

ہمارا یہ سکول انتہائی نامساعد حالات اور بے شمار مشکلات کے باوجود محض اللہ کے فضل، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بابرکت رہنمائی، جملہ سٹاف کی ان تھک محنت اور احباب جماعت کی دعاؤں سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ احباب جبکہ سکول کو ہائی کا درجہ دے دیا گیا ہے تو ایک طرف جماعت احمدیہ کھاریاں اور دیگر احباب جماعت کے لئے خوشی کا موجب ہے۔ دوسری طرف لمحہ فکریہ بھی ۔ ۔ ۔ ۔ اب ذمہ داریاں پہلے سے کہیں بڑھ گئی ہیں۔ ہائی سکول کی عمارت ابھی زیر تعمیر ہے اور اس سلسلہ میں ابھی بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ محض اپنے فضل سے سکول کے ذمہ دار افراد کو توفیق دے کہ وہ سکول کے معیار کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر سکول کو ترقی اور کامرانی کی راہوں پر چلا سکیں۔ اور سکول کے نئے ہیڈ ماسٹر محترم چوہدری غلام رسول صاحب (سابق سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) کی کھاریاں میں آمد سکول کے لئے مزید ترقیات کا باعث ہو۔ آمین۔

(خاکسار سراج الدین ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں)

امراء کرام کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

امراء کرام کی خدمت میں گذارش ہے آپ میں سے اکثر حصہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ سے تعلق رکھتا ہے لہذا آپ کی خدمت میں میری مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ اگر ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری بڑھانے کی طرف تھوڑی سی بھی توجہ فرمائیں تو یقین غالب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈالے گا اور بہت تھوڑے عرصہ میں آپ حضور اقدس کی منشاء مبارک کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید جذب کرنے والے بن جائیں گے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا چاہیئے

کیوریٹو سسٹم کی ادویات کے متعلق معززین کے تجربات

سوکھے پن کا کامیاب علاج

"بے بی ٹانک جس بچہ کو بھی دی گئی خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ شفایاب ہوا۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ بچے کا وزن کر لیں اگر ایک ماہ کے اندر وزن نہ بڑھے تو قیمت نہ لی جاوے گی۔ بہت سوکھے سڑے بچے بھی بے بی ٹانک کے استعمال سے ہرے بھرے ہو گئے"۔ قیمت بے بی ٹانک مکمل شیشی ۳/- چھوٹی شیشی ۲/۱ روپیہ۔ (اقتباس از چٹھی مکرم حکیم محمد عاشق صاحب شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ)

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ماہ احسان (جون) کی رپورٹ کارگزاری بھجوائیں —— معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کیلئے کورس -/۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

فہرست وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(قسط نمبر ۲۶)

ذیل میں تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے نئے وعدہ جات شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت تک کل وعدہ جات تین لاکھ اڑتالیس ہزار سات صد پینتیس روپے کے وصول ہوئے ہیں۔ اور کل وصولی پندرہ جولائی تک سینتالیس ہزار چھ سو اٹھانوے روپے ننانوے پیسے ہوئی ہے۔ ابھی تک بہت سی لجنات ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے وعدہ جات وصول نہیں ہوئے۔ وصولی کا توازن بھی وعدہ جات کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ اس تحریک کے پیش کرتے وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پہلے سال میں ایک لاکھ کی رقم جمع کرنی ہے۔ اس تحریک میں چھ ماہ سے زائد کا عرصہ گذر چکا ہے۔ پوری کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ تک کم از کم ایک لاکھ روپے جمع ہو جائیں یا پانچ سو یا اس سے زائد چندہ دینے والی بہن کا نام لجنہ ہال میں کندہ کروا دیا جائے گا۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۔ محترمہ بی بی صاحبہ اہلیہ حاکم الدین فیکٹری ایریا ربوہ	-/۱۰۰
۲۔ " ملکہ خانم اہلیہ خان عبدالمجید خان ربوہ	-/۱۰۰
۳۔ " امۃ الحبیب احمدی لاہور	-/۲۰۰
۴۔ " بیگم احمد مصطفےٰ صاحب اوکاڑہ	-/۱۰۰
۵۔ " عابدہ نذیر چک ۳۰/۱۱-ل ساہیوال	-/۵۰۰
۶۔ " امۃ بی بی لوکھر گوجرانوالہ	-/۱۰۰
۷۔ " بشریٰ عبدالباری صاحبہ اسلام آباد	-/۱۰۰
۸۔ " فرحت کرنل ارشد جاوید ملتان	-/۵۰۰
۹۔ " شمیم اعجاز کرنل اعجاز احمد ملتان	-/۵۰۰
۱۰۔ " امۃ الحی بیگم مرزا احمد حسین صاحب کراچی	-/۲۰۰
۱۱۔ " ناصرہ نسرین شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب "	-/۵۰ بعد اضافہ
۱۲۔ " امۃ الرشید لطیف شیفیلڈ انگلستان	-/۵۰
۱۳۔ " " " منجانب برادر مرحوم	-/۳۰۰
۱۴۔ " زبیدہ بیگم ملک شیر محمد صاحب	-/۲۰۰ بعد اضافہ
۱۵۔ " مبارکہ وسیمہ دختران ملک شیر محمد صاحب	-/۲۰۰ "
۱۶۔ " بیگم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ دارالصدر ربوہ غربی	-/۱۰۰
۱۷۔ " بیگم بابو عبدالعزیز صاحب "	-/۵۰۰
۱۸۔ " بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب " "	-/۱۰۰
۱۹۔ " بیگم حاجی عبدالرحمان صاحب " "	-/۱۰۰
۲۰۔ " امینہ بیگم چوہدری پیر محمد صاحب " "	-/۱۰۰
۲۱۔ " بیگم چوہدری حفیظ احمد صاحب " "	-/۱۰۰
۲۲۔ " بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب S.D.O خیرپور ٹامی بہاولپور	-/۲۰۰
۲۳۔ " سلیمہ رفیق صاحبہ راولپنڈی	-/۵۰۰
۲۴۔ " اہلیہ چوہدری علی احمد صاحب	-/۳۰۰
۲۵۔ محترمہ اہلیہ احسان الٰہی بھٹی راولپنڈی	-/۱۰۰
۲۶۔ " اہلیہ میاں عبداللطیف صاحب	-/۱۰۰
۲۷۔ " کرامت بی بی اہلیہ منشی فیروز الدین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	-/۲۰۰
۲۸۔ " کنیز فاطمہ اہلیہ محمد صدیق صاحب " "	-/۲۵۰
۲۹۔ " " " منجانب دادی صاحبہ مرحومہ	-/۱۰۰
۳۰۔ " سکینہ انور اہلیہ قریشی اسد اللہ صاحب مربی کوٹلی آزاد کشمیر	-/۱۰۰
۳۱۔ " زبیدہ بیگم اہلیہ محمد عمر صاحب " "	-/۱۰۰
۳۲۔ " مقصودہ کوثر اہلیہ منیار الدین صاحب	-/۱۰۰
۳۳۔ " جمشید بیگم اہلیہ عبدالقیوم صاحب	-/۱۰۰
۳۴۔ " سیدہ اختر اہلیہ محمد منظور صاحب ایڈووکیٹ	-/۲۰۰
۳۵۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ولی محمد صاحب	-/۲۰۰
۳۶۔ " " جنت خاتون بنت محمد اکرم صاحب	-/۱۰۰
۳۷۔ لجنہ کوٹلی میرپور خاص آزاد کشمیر	-/۲۳۰
۳۸۔ لجنہ ماریشس	-/۲۰۰۰

کیمو ریٹو سسٹم کی ادویات کے متعلق معززین کے تجربات
گل گھوٹو (حیوانات کی مرض گلگھوٹو کا بہترین علاج)
ہمارے دو جانور ختم ہو چکے تھے اور دو جانور ابھی تک اس مرض میں مبتلا تھے لیکن جب ہم نے اکسیر گل گھوٹو کی دوا انہیں دی تو دو جانور تھوڑے عرصہ کے بعد چارہ کھانے لگے اور اب وہ بالکل ٹھیک ہیں"
اقتباس از چٹھی مکرم محمد سلیم صاحب چک نمبر ۲۰۲ R.B. گگی۔ ڈاکخانہ جات ضلع لائل پور"
قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ مکمل کورس ۱۲ روپے
کیمو ریٹو میڈیسن کمپنی نمبر ۳۵ کمرشل بلڈنگ لائل پور
ڈاکٹر درجہ نمبر ہیوانیڈ کمپنی کے ایجنٹ ربوہ

ایک محنتی۔ دیانتدار مخلص احمدی نوجوان کی بطور سیلز مین ضرورت ہے
پرائمری یا مڈل پاس ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی
چائنہ ڈینٹل سروس
لنگے منڈی بازار
پاکی والا تالاب نزد رنگ محل

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیں
سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (مینیجر)

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، میٹ، نیٹ، فرشی دریاں، کھیس تولیے۔ جاء نماز، تھوک و پرچون مل سکتے ہیں
وسیم ہیسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۲-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۳-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۲۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۷	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۴۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵	۵-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۴-۴۵															۹-۱۵
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۹-۲۰															۲-۳۰

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں (محمد علی ظفر رائے مینیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لائلپور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ روپے فی تولہ -/۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / ابوان محمود بالمقابل ربوہ

ہمارے ہاں نسوانی (خصوصاً) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

سیرۃ کانفرنس القدیم

ڈاکٹر، تاجر، ملازم پیشہ اصحاب ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ اسیطرح جناب ہائی کمشنر صاحب انڈیا اور ایمبسی فرانس کی ایک نمائندہ خاتون اور پولیس اور سول کے کئی افسران بھی شامل ہوئے۔

مورخہ ۳۰ جون کو ہماری اس سیرۃ النبی کانفرنس کے مناظر تین منٹ تک الحمدللہ ماریشس ٹیلی ویژن پر بھی دو مرتبہ فرنچ اور انگریزی خبروں کے پروگرام میں دکھائے گئے اور ساتھ تعریفی ریمارکس بھی دیئے گئے اور یوں بفضلہ تعالےٰ ماریشس کے کونہ کونہ میں احمدیہ مشن کی کوششوں کا تذکرہ پہنچ گیا الحمدللہ۔

بالآخر احباب جماعت سے عاجزانہ اور پُرزور دعا کی درخواست ہے کہ وہ ماریشس میں جلد از جلد حق کی قبولیت کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد اسلم قریشی شاہد واقف زندگی
مشنری اسلام مقیم ماریشس

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶ روپے
(مینیجر)

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد/راولپنڈی میں جائداد خریدنے (کرایہ پر لینے) کے خواہشمند احباب کے لئے نادر مواقع ہیں تفصیلات حاصل فرمائیں
ایکس چینج سنٹر۔ آب پارہ۔ اسلام آباد۔

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
زیورات
چاندی کے خوشنما برتن و ٹی سیٹ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ، شاہراہ قائداعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

خدمت خلق مفت
۱ ہومیوپیتھک علاج کے لئے مشورہ
۲ غریبوں کا علاج مفت
شاہ ہومیوپیتھک سٹور زاینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (مینیجر)

خریداران الفضل سے ضروری گزارش

بعض احباب اپنا ایڈریس انگریزی میں تحریر فرماتے ہیں۔ مگر چونکہ تحریر بسا اوقات بہت شکستہ ہوتی ہے اس لئے اسے پڑھنے میں اکثر مشکل پیش آتی ہے ازراہ کرم جو احباب اپنا پتہ تحریر فرمائیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا پتہ (ایڈریس) کیپٹل حروف میں صاف اور خوشخط تحریر کیا کریں تاکہ پرچہ بھجوانے میں کوئی دقت نہ پیش آئے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور مغربی پاکستان بڑے بڑے شہروں میں اچھے دواخروشوں سے دستیاب ہے تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت مکمل کورس ۱۰ روپے۔
شاکیوں کے لئے معقول کمیشن۔ سول ایجنسی کے خواہشمند حضرات ربوہ کے پتہ پر رجوع کریں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

ضروریات مرغی خانہ
مثلاً بچہ دینے والے انڈے، مکمل معدہ چوزے، پٹھیاں، مرغیاں، خوراک اجزائے خوراک وغیرہ خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں۔
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ اہلیہ شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔
(قریشی سعید احمد اطہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ لائل پور۔)

۲۔ خاکسار کی بیوی چند دن سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سعید احمد ڈسپنسر میڈیکل ہسپتال پتھورو۔ (سندھ)

۳۔ میرا لڑکا عبدالباسط کئی دنوں سے بیمار ہے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ساہیوال میں داخل ہے ڈاکٹروں نے گردوں میں خرابی بتائی ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجل و کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالرحیم مجاہد ڈبلیو پی ایس ایم ایف ۴۴-۶۱ فریدٹاؤن ساہیوال)

۴۔ میرے لڑکے نے پری کیڈٹ کورس کے داخلہ کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے فائنل سلیکشن میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ملک رشید احمد۔ دوالمیال ضلع جہلم)

۵۔ خاکسار اور چند احمدی دوست امتحان دے رہے احباب کرام سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مبشر احمد جاوید انٹر سائنس سندھ ایگریکلچرل کالج۔ ٹنڈو جام)

۶۔ مکرم منور احمد صاحب ناصر مقیم انگلستان کا لڑکا عزیزم فضل عمر پیدائشی طور پر پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ تکلیف دور فرمائے۔ اور کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا شاہ نواز دس بارہ روز قبل کپڑے دھونے والا مصالحہ لینے کے لئے چنیوٹ گیا تھا لیکن ابھی تک واپس نہیں آیا۔ جہاں کہیں ہو فوراً گھر پہنچ جائے یا اگر کسی کو ملے تو وہ اس کو واپس بھجوا دیں۔ (اہلیہ علم دین صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم حاجی فضل صاحب ولد علی نواز صاحب لدھیانوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۱/۷/۶۹ بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح ۳ بجے اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک اور متقی بزرگ تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ آپ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ بعد نماز عشاء پڑھائی جس میں ربوہ کے مقامی احباب بھی شریک ہوئے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو آمین (محمد شریف سیکرٹری مال میانوالہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۶۹-۷۰ (۴۸-۴۹) کا بجٹ ۳۱ اگست سے قبل ارسال کریں (مہتمم مال)

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۶ وفا تا ۲۲ وفا ۱۳۴۸ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں قیام فرما ہیں گزشتہ ہفتہ کے دوران حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل اچھی رہی۔ الحمدللہ۔ البتہ حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کے دوران گردہ میں تکلیف کے باعث ناساز رہی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۸ وفا کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ کلاڈنہ میں پڑھائی۔ حضور نے اسلام کے اقتصادی نظام پر اپنے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کی رُو سے حقیقی عبادت الٰہی کے چھٹے اور ساتویں تقاضے پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور اس طرح واضح فرمایا کہ اسلام کا اقتصادی نظام درحقیقت حق رسی اور خداشناسی کا نہایت موثر ذریعہ ہے۔

یہ پُر معارف خطبہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر کچھ عرصہ مسجد میں تشریف فرما رہ کر احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ مری اور اس کے مضافات کے علاوہ راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم، پشاور، ایبٹ آباد اور بعض دوسرے مقامات کے بہت سے احباب نے کل یہاں پہنچ کر حضور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

۳۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ایران، ترکی، اور یوگوسلاویہ کا تبلیغی دورہ کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد ۱۵ وفا کی شام بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے الحمدللہ۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اسی روز بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے تھے، وہاں سے موٹر کار میں روانہ ہو کر آپ نے آٹھ بجے شام آپ ربوہ تشریف لائے اہل ربوہ نے لائل پور سرگودھا روڈ پر بسوں کے پرانے اڈہ کے قریب بہت کثیر تعداد میں جمع ہو کر امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی سرکردگی میں آپ کو نہایت پُر خلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب نے آپ سے باری باری مصافحہ کر کے کامیاب مراجعت پر آپ کی خدمت میں صمیم قلب سے مبارکباد پیش کی۔ آپ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

۴۔ ربوہ ۱۸ وفا کو یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے پردہ کے قرآنی حکم کو تفصیل سے بیان فرما کر اسکی حکمت اور اسلامی معاشرہ کو صحت مند خطوط پر استوار کرنے کے سلسلہ میں اسکی بنیادی اہمیت پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں احباب کو اپنے خصوصی امتیاز کو برقرار رکھتے ہوئے دُنیا کے سامنے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

۵۔ ربوہ۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب چند یوم کے لئے ۱۹ وفا کو کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اس عرصہ کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے حضور کے ارشاد کے بموجب مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب اور امام الصلوٰۃ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور ہوں گے۔

دونوں امریکی خلاباز چاند پر اترنے کا تاریخی کارنامہ انجام دینے کے بعد

چاند گاڑی کے ذریعہ اصل خلائی جہاز سے واپس آملے

خلاباز چاند سے بیس پونڈ پتھر اور مٹی کا تحفہ اپنے ہمراہ لا رہے ہیں

ہوسٹن ۲۲ جولائی۔ دونوں امریکی خلاباز نیل آرمسٹرانگ اور ایڈون ایلڈرن چاند پر اترنے اس کی سطح پر دو گھنٹہ سے زائد عرصہ تک چہل قدمی کرنے اور وہاں دور رس نتائج کے حامل اہم سائنسی تجربات کرنے کا تاریخی کارنامہ سرانجام دینے کے بعد چاند گاڑی کے ذریعہ اصل خلائی جہاز سے واپس آملے ہیں اور اب زمین کی طرف واپسی کے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ چاند سے ۲۰ پونڈ پتھر اور مٹی کا تحفہ اپنے ہمراہ لا رہے ہیں۔

انہوں نے چاند پر کل ۲۲ گھنٹے قیام کیا جس کے بعد گزشتہ رات دس بج کر ۵۴ منٹ پر ان کی چاند گاڑی نے جس میں وہ سوار تھے چاند سے پرواز کی اور اس طرح زمین کی طرف ان کی واپسی سفر کا آغاز ہوا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کسی جاندار نے چاند کی سطح سے پرواز کی۔ چاند گاڑی روانگی کے تین گھنٹے چالیس منٹ بعد اصل خلائی جہاز "اپالو ۱۱" سے جا ملی۔ اپالو ۱۱ اس وقت سے چاند سے ۶۹ میل کے فاصلے پر گردش کر رہا تھا اور خلاباز کولنز سوار تھے۔ چاند گاڑی کے خلائی جہاز سے ملنے کے بعد نیل آرمسٹرانگ اور ایڈون ایلڈرن ایک تنگ راستہ سے جہاز کے بڑے کیبن میں داخل ہوئے اور اس طرح کولنز سے واپس جا ملے۔ خلابازوں نے آج صبح سویرے مقررہ وقت سے دو گھنٹے پہلے چاند گاڑی کو خلائی جہاز سے علیحدہ کر دیا۔

گاڑی کے چاند کی سطح سے روانگی کے وقت خلاباز ایلڈرن نے بتایا کہ گاڑی کی پرواز نہایت عمدہ ہے اور وہ نہایت کامیابی سے خلائی جہاز کی طرف سفر کر رہی ہے۔ البتہ اس نے بتایا کہ اسے معمولی سا جھٹکا آرہا ہے۔

امریکہ کے اس شاندار کارنامہ پر مختلف ملکوں کی طرف سے برابر مبارکباد کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ کل ماسکو ٹیلی ویژن نے بھی چاند پر انسان کے اترنے کو ایک عظیم الشان کارنامہ قرار دیا اور کہا اس کارنامہ سے انسان کا ایک دیرینہ خواب حقیقت کا جامہ پہن کر سامنے آگیا۔ جو بات افسانہ سمجھی جاتی تھی وہ اب حقیقت بن گئی ہے۔

ایجنسی فرانس پریس کے مطابق چاند پر اترنے والے خلاباز ایڈون ایلڈرن نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے چاند کی سطح پر سے جو مٹی اٹھائی ہے وہ گیلی ہے خلاباز کی اس اطلاع کے بعد سائنسدانوں نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ خلاباز اپنے ساتھ چاند کی جو مٹی لا رہے ہیں اس میں پانی بھی شامل ہے اس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ چاند پر پانی اپنی معروف شکل میں موجود ہے

روس کا خلائی جہاز لونا ۱۵ چاند پر اتر گیا

ماسکو ۲۲ وفا۔ روس نے اعلان کیا ہے کہ اس کا خلائی جہاز لونا ۱۵ جو گزشتہ کئی روز سے چاند کے گرد چکر لگا رہا تھا کل چاند کی سطح پر اتر گیا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ خلائی تحقیق کے سلسلہ میں لونا ۱۵ نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ اس سے پہلے برطانوی مشاہدہ گاہ جودرل بنک کے سربراہ لارڈ برنارڈ لویل نے اطلاع دی تھی کہ لونا ۱۵ امریکی چاند گاڑی کے اترنے کی جگہ سے ۵۰۰ میل دور کسی علاقہ میں اترا ہے۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ لونا ۱۵ کے نظام میں کوئی خرابی واقع ہوئی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴